- منافقوں کے ذکر میں تو اسی کے لیے نصیحت ہے جو ہر آن اس بات سے ڈرتا ہو کہ کہیں کوئی منافقوں جیسی بات اس میں پیدا نہ ہو جائے، اور جو اس بات کا درد رکھتا ہو کہ اپنی حد تک اُمتِ مسلمہ سے اس روگ کو دُور کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے۔
- جنگ کی ہدایات، جنگ کے اخلاق اور جنگ کی پابندیوں کا تذکرہ تو اسی کے لیے مفید ہوسکتا ہے جس نے کسی ایسے کام کی ابتدا کی ہو جس کے نتیجے میں کبھی ایسا خطرناک وقت آنے کا بھی کوئی امکان ہو، لیکن جن لوگوں نے خوب سوچ سمجھ کر اپنے خیال میں بے ضرر راستے اختیار کر لیے ہوں اور جو ہر قدم کو نہ صرف پھونک پھونک کر رکھتے ہوں، بلکہ ہر دم اس بات کے لیے تیار ہوں کہ جب اور جیسی ضرورت پڑے قدم فوراً واپس ہٹا لیا جائے، تو ان کے لیے یہ ساری باتیں پچھلے واقعات سے زیادہ کیا اہمیت رکھ سکتی ہیں۔

غرض یہ کہ پورے قرآن پر نظر ڈالی جائے۔ اس کا ہر مضمون مطالبہ کرتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی منظم تحریک، کسی مستقل دعوت کا پروگرام اور کسی عملی جدوجہد کا نمونہ ہونا چاہیے۔ اس کے بغیر یہ سارے مضامین تقریباً بے روح ہوتے ہیں اور اس بات کا سب سے بڑا زندہ ثبوت خود آج اُمتِ مسلمہ ہے۔

اب بھی مسلمانوں کا ایمان ہے کہ ان کی بگڑی ہوئی حالت کا صحیح علاج صرف قرآن پاک ہے، لیکن یہ علاج ان ہی لوگوں کے لیے کارگر ہوسکتا ہے جو یہ طے کرلیں کہ وہ اُس پروگرام کو لے کر اٹھیں گے جو قرآن پیش کرتا ہے اور اُس دعوت کو عملاً پیش کرنے کی جدوجہد کریں گے جس کی ہدایات قرآن کے ہر صفحے پر مل سکتی ہیں۔ سب سے پہلے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس خدائی ہدایت کو سچے معنوں میں قبول کریں اور اسے دنیا کے سامنے پیش کریں لیکن اگر خدانخواستہ انھوں نے اس خدمت کو انجام نہ دیا تو اللہ کا یہ نُورِ ہدایت تو پھیل کر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کچھ اور لوگوں کو اٹھائے گا اور وہ ان کی طرح ناکارہ نہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محرومی سے بچائے اور اپنے دین کو قائم کرنے کی ہمیں سعادت نصیب فرمائے۔ یہی اس زندگی کی سب سے بڑی کمائی ہے۔

صدقہ جاریہ — توشۂ آخرت

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

- قرآن مجید اللہ کی آخری الہامی کتاب ہے
- اس کی تلاوت دلوں کا زنگ اتارنے کا ذریعہ ہے
- اس کا حق ہے کہ اس انقلابی کتاب کے مفہوم کو سمجھا جائے
- اس کتاب کا یہ بھی حق ہے کہ اسے دنیا کے تمام انسانوں تک پہنچایا جائے
- اردو زبان میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کا

ترجمہ قرآن مجید

الفاظ و معانی کا خزینہ اور عام فہم ترجمانی کا شاہکار ہے

❀ مرکزی شوریٰ نے منصوبہ عمل 2018ء میں طے کیا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ایک لاکھ چنیدہ ایسے افراد جنھوں نے ترجمہ قرآن مجید از سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اب تک نہیں پڑھا، انھیں یہ عظیم تحفہ پیش کیا جائے۔

❀ اصل ہدیہ -/1000 روپے ہے۔ مرکز نے وابستگانِ جماعت کو تقسیم کے لیے -/500 فی نسخہ کے حساب سے مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کارِ خیر میں تعاون کی درخواست ہے۔

❀ اس پیش کش سے فائدہ اٹھایئے۔ اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور اہل خانہ کے لیے صدقہ جاریہ کا اہتمام کیجیے۔ انفاق کی اس سے کوئی بہتر صورت نہیں۔ اس سے اچھا کوئی کلام اور کتاب نہیں۔

❀ آگے بڑھیے..... خود خریدیے یا مرکز کو تقسیم کرنے کے لیے رقم بھیج کر اس کام میں اپنا حصہ ڈالیے۔

❀ صاحبِ قرآن محمد مصطفیٰؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! قرآن کو میرے سینے کی بہار، میری آنکھوں کا نور اور میرے غم کا مداوا بنا دے۔

ترسیلِ زر کے لیے..... برائے اشاعت ترجمہ قرآن مجید

مرکزی ناظم مالیات

جماعت اسلامی پاکستان، منصورہ، لاہور

ہدایاتِ نبویؐ

عبدالبدیع صقر/ ترجمہ: عاصم نعمانی

'سنت' اس عمل کو کہتے ہیں جو صحیح سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درج ذیل تین طریقوں سے ثابت ہو: ● آپؐ کا ارشادِ مبارک ہو ● آپؐ نے خود کوئی کام کیا ہو ● اور وہ عمل جو آپؐ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپؐ نے اسے دیکھ کر سکوت فرمایا ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ (الحشر ۵۹:۷) جو کچھ رسولؐ تمھیں دے وہ لے لو۔ اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رُک جاؤ۔ اور اللہ سے ڈرو۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (النساء ۴:۸۰) جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (النجم ۵۳:۳-۴) وہ، (یعنی محمدؐ)، اپنی خواہشِ نفس سے نہیں بولتے، یہ تو وحی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ بے شمار ابدی اور لازوال نصیحتوں سے بھری ہوئی ہے، مگر اس مقام پر ہم نے اختصار کے پیش نظر اس بحرِ بےکراں میں سے صرف چند احادیثِ صحیحہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

□ **رجوع الی اللہ:** حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضورؐ ہمارے ساتھ نماز ادا فرما چکنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور نہایت مؤثر انداز میں تقریر

فرمائی، جسے سن کر سامعین آب دیدہ ہو گئے، دلوں پر رقّت طاری ہوگئی اور جسم میں کپکپی پیدا ہو گئی۔ اس حالت کو دیکھ کر ایک صاحب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جس انداز میں آپؐ نے یہ وعظ فرمایا ہے گویا کہ یہ آپؐ کا آخری وعظ ہے، تو اسی طرح ہمیں کوئی اور نصیحت فرمائیں۔

حضورؐ نے ارشاد فرمایا: ''میں تمھیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، اور یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ تم (اپنے امام یا خلیفہ کی بات) سنو، اور اس کی اطاعت کرو خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ میرے بعد جو لوگ زندہ رہیں گے وہ بہت سے اختلافات دیکھیں گے۔ اس لیے تمھیں چاہیے کہ ان اختلافات کے وقت تم میری سنت اور خلفاے راشدین کے طریقے کی پیروی کرو۔ (میری سنت اور میرے خلفا کے طریقے کو) اچھی طرح مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو، نئے نئے کاموں سے بچو، کیونکہ شریعت کے معاملات میں ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بیٹے، اگر تجھ سے ہو سکے کہ صبح اس حال میں کرے کہ کسی کے متعلق تیرے دل میں کوئی کینہ نہ ہو، اور شام بھی اسی حالت میں کرے، تو اس پر ضرور عمل کر''۔

حضوؐر نے فرمایا: ''اے بیٹے، اور یہ بات جو ابھی کہی گئی ہے، میری سنت ہے (یعنی میرے صبح و شام اسی طرح گزرتے ہیں کہ میرے دل میں کسی کے متعلق کوئی کینہ نہیں ہوتا)۔ جو میری سنت سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے، اور جو میرے ساتھ محبت کرتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔

□ **نماز کی تاکید**: حضرت ابودرداؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل (حضورؐ) نے مجھے نصیحت فرمائی کہ: ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھیرانا، چاہے ٹکڑے کر دیے جائیں یا تجھے جلا ڈالا جائے۔ اور جان بوجھ کر فرض نماز کبھی ترک نہ کرنا، اس لیے کہ جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کردی اللہ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اور شراب نہ پینا کیونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے''۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے علیؓ! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا: ○ نماز میں، جب اس کا وقت آجائے ○ جنازے میں، جب سامنے آجائے ○ اور بے خاوند والی عورت کے نکاح میں، جب اس کا مناسب رشتہ مل جائے''۔

□ **موت کی تیاری:** حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں مسافر یا ایک راہ گزر کی طرح رہو''۔ اور حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ: ''جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ اور بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت جانو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو''۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ وصال سے تین دن پہلے میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے ہر شخص کو اس حالت میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن رکھتا ہو''۔

□ **تسبیح کی فضیلت:** حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا بیان ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ہر روز ہزار نیکیاں کمانے کی طاقت رکھتا ہے؟'' اس پر حاضرین میں سے ایک صاحب نے سوال کیا: ''یہ کس کے بس میں ہے کہ روزانہ ہزار نیکیاں کما سکے؟''

اس پر حضورؐ نے فرمایا: ''جو شخص ہر روز سو بار سبحان اللہ پڑھے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا اس کے ہزار گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں''۔

□ **توبہ و استغفار:** حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

- اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر بھی اس بات کو حرام کر لیا ہے کہ میں کسی پر ظلم کروں، اور میں نے تمھارے اوپر بھی حرام کر دیا ہے کہ تم ایک دوسرے پر ظلم کرو۔ اس لیے ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔
- اے میرے بندو! تم سب کے سب گم کردۂ راہ ہو سوائے اس کے جسے میں راہ دکھاؤں، پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمھیں سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔
- اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، پس مجھ سے ہی رزق طلب کرو، میں تم کو دوں گا۔
- اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں پہناؤں، پس مجھ سے ہی لباس مانگو، میں تمھیں لباس عطا کروں گا۔

- اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمھارے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہوں، پس تم مجھ سے معافی مانگو میں تمھیں معاف کر دوں گا۔
- اے میرے بندو! تمھارے بس میں نہیں ہے کہ مجھے کوئی نقصان پہنچا سکو اور نہ تم مجھے کوئی فائدہ ہی پہنچ سکتے ہو۔
- اے میرے بندو! اگر تمھارے تمام اگلے پچھلے لوگ اور تمام انس و جن تم میں سے سب سے زیادہ پرہیز گار انسان کی طرح بھی ہو جائیں، تو اس سے میری سلطنت میں ذرہ سا بھی اضافہ نہیں ہو سکتا۔
- اے میرے بندو! اگر تمھارے تمام اگلے پچھلے لوگ اور تمام انسان اور تمام جن تم میں سے سب سے زیادہ گناہ گار انسان کی طرح بھی ہو جائیں، تو میری سلطنت میں اس سے کوئی نقص نہیں آ سکتا۔
- اے میرے بندو! اگر تمھارے اگلے پچھلے لوگ اور تمام انسان اور تمام جن ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے سوال کرے اور میں ہر ایک کو اس کے مطالبے کے مطابق دیتا جاؤں، تو میرے خزانوں میں اتنی کمی بھی واقع نہیں ہو سکتی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لینے سے اس کے پانی میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔
- اے میرے بندو! تمھارے اعمال میرے پاس محفوظ ہیں، جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس اس وقت جو بھلائی پائے وہ کہے 'الحمد للہ' اور جو بھلائی کے سوا کچھ اور پائے، تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

□ **گھر سے نکلتے وقت کی دُعا:** حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسۡمِ اللهِ ،تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ اَنۡ نَزِلَّ اَوۡ نَضِلَّ، اَوۡ نَظۡلِمَ ،اَوۡ نُظۡلَمَ، اَوۡ نَجۡهَلَ اَوۡ يُجۡهَلَ عَلَيۡنَا ، اللہ پر بھروسا کرتے ہوئے اس کے نام سے آغاز کرتا ہوں ۔ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہم (راہِ حق سے) پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں، کسی پر ظلم کریں یا خود گرفتارِ ظلم ہو جائیں اور

نادانی کریں یا ہمارے ساتھ کوئی نادانی کرے۔

□ **ادائے قرض کی دُعا:** حضرت ابوسعید خدریؓ کے بقول ایک شخص نے حضوؐر کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! رنج وغم اور قرض میرے ساتھ چپک کر رہ گئے ہیں۔

حضوؐر نے فرمایا: ''کیا تجھے ایسا کلام نہ سکھا دوں جس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تیرا غم بھی دُور کردے اور تیرا قرض بھی ادا ہو جائے؟''

ان صاحب نے کہا: ''یارسولؐ اللہ! وہ کلام ضرور سکھایئے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ، اے اللہ میں رنج وغم سے، درماندگی اور کاہلی سے، اور قرض کے بار اور لوگوں کے جبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

وہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ ''میں حضوؐر کی ہدایت کے مطابق اس دعا کو پڑھتا رہا تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم بھی دُور فرمادیا اور قرض بھی ادا ہوگیا''۔

□ **عام دُعا:** حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو مصائب کی کشاکش سے، بدبختی میں پھنس جانے سے، بُرے انجام سے اور ایسی حالت سے جسے دیکھ کر دشمن ہنسے (یعنی یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاۗءِ وَدَرْکِ الشَّقَاۗءِ وَسُوْۗءِ الْقَضَاۗءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاۗءِ)۔

□ **دس نصیحتیں:** حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس نصیحتیں فرمائیں: آپؐ نے فرمایا:

- اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھیراؤ، چاہے تمھیں قتل کردیا جائے یا جلا ڈالا جائے۔
- ہرگز اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرو، چاہے وہ بیوی بچوں اور گھربار سے دست بردار ہونے کا حکم دیں۔
- جان بوجھ کر فرض نماز ہرگز ترک نہ کرو۔ کیوں کہ جو شخص فرض نماز بالارادہ ترک کردیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بری الذمہ ہے۔

- کبھی شراب نہ پیو، اس لیے کہ شراب تمام بے حیائیوں اور فواحش کی بنیاد ہے۔
- اللہ کی نافرمانی سے بچو، اس لیے کہ نافرمانی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی موجب ہے۔
- معرکۂ جہاد میں دشمن کے مقابلے سے کبھی راہِ فرار اختیار نہ کرو، خواہ لشکر کے تمام لوگ ہلاک ہوجائیں اور تم تنہا رہ جاؤ۔
- جب کوئی وبائے عام پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو، تو وہیں ٹھیرے رہو۔
- اپنے اہل و عیال پر اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرو۔
- اہل وعیال کی اخلاقی اور دینی تعلیم و تربیت کی خاطر اگر سختی کرنی پڑے تو حسبِ ضرورت اس سے بھی دریغ نہ کرو اور ان کو اللہ سے ڈرایا کرو۔

□ **جہاد کی فضیلت:** حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ کی راہ میں نکلا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کا ضامن اور متکفل ہوں۔ کیوں کہ وہ اسی لیے تو نکلا ہے کہ وہ مجھ پر پختہ ایمان رکھتا ہے اور میرے رسولوںؑ کی تصدیق کرتا ہے۔ اس لیے میں اسے اجر کا مستحق بنا کر اور مالِ غنیمت دے کر لوٹاؤں گا اور (مرجانے یا قتل ہوجانے کی صورت میں) اسے جنت میں داخل کروں گا''۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے''۔

حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی غازی کے لیے سامانِ جہاد مہیا کیا تو گویا اس نے خود جہاد کیا، اور جو شخص کسی غازی کے گھر کی دیکھ بھال کرتا رہا تو گویا اس نے بھی جہاد کیا''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں شہید ہوجانے سے قرض کے سوا، تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں''۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے خوف سے روتا ہے، اس کا جہنم میں جانا ایسا ہی (ناممکن) ہے جیسے دودھ کا تھنوں میں واپس چلا جانا، اور جس بندے پر راہِ خدا میں گردِ راہ چڑھی ہو، اس کو جہنم کی تپش نہیں پہنچ سکتی، اور

اسی طرح بخل اور ایمان کسی مسلمان کے دل میں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے''۔

□ **ملاقات کے آداب:** حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو مسلمان جب ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کو بخش دیا جاتا ہے''۔

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے احترام میں لوگوں کے کھڑے ہو جانے پر خوش ہوتا ہو، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے''۔

□ **کلمۂ خیر:** حضرت بلال بن حارثؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کلمۂ خیر کہتا ہے اور نہیں جانتا کہ اس کے اثرات کہاں کہاں پہنچتے ہیں۔ اس کے صلے میں اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے اپنی خوش نودی لکھ دیتا ہے۔

اسی طرح ایک دوسرا آدمی جو ایک کلمۂ شر (بُری بات) کہتا ہے جس کے دُور رس نتائج کو وہ نہیں جانتا۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے اور قیامت تک اس کے لیے یہی کیفیت رہتی ہے''۔

□ **مومنین کے اخلاق:** حضرت اسماء بنت یزیدؓ کا بیان ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی نے اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرنے سے دوسروں کو منع کیا، اللہ ضرور اسے دوزخ کی آگ سے بچائے گا''۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یارسولؐ اللہ! مجھے نصیحت فرمایئے''۔

آپؐ نے فرمایا: ''میں تمھیں خشیت الٰہی کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس خصلت کے اختیار کرنے سے تمھارے ہر کام میں زینت اور خوش نمائی پیدا ہو جائے گی''۔

میں نے عرض کیا: ''کچھ اور بھی نصیحت فرمایئے''۔

آپؐ نے فرمایا: ''قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ عزّوجل کا ذکر اپنے اُوپر لازم کرلو۔ ایسا کرنے سے آسمانوں میں تمھارا ذکر کیا جائے گا اور زمین میں یہ عمل تمھارے لیے روشنی کا باعث ہوگا''۔

میں نے عرض کیا: ''کچھ مزید فرمایئے''۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''خاموش رہنے کی عادت ڈالو کیونکہ یہ شیطان سے بچنے کا ہتھیار اور دین کے معاملے میں مددگار ہے''۔

میں نے مزید عرض کیا کہ کچھ اور فرمایئے، تو حضورؐ نے فرمایا: ''زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے دل مردہ اور آدمی کا چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے''۔

میری مزید گزارش پر حضورؐ نے فرمایا: ''ہمیشہ سچ بات کہو چاہے تلخ ہو''۔

میں نے پھر عرض کیا، تو حضورؐ نے فرمایا: ''اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرو''۔

میں نے کہا: ''نصیحت میں مزید اضافہ فرمایئے''۔

حضورؐ نے فرمایا: ''اپنے عیبوں اور گناہوں پر نظر رکھو تاکہ دوسروں کی عیب جوئی سے بچے رہو''۔

بخاری، ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص امن و اطمینان کے ساتھ صبح کرے، اور اس کا جسم بھی درست اور تندرست ہو، اور اس دن کی خوراک بھی اس کے پاس ہو، تو گویا دنیا کی تمام ہی نعمتیں اسے مل گئیں''۔

□ **غیبت کی بُرائی**: حضرت ابوسعیدؓ و حضرت جابرؓ دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے''۔

لوگوں نے کہا: یارسولؐ اللہ! وہ کیسے؟

آپؐ نے فرمایا: ''آدمی زنا کے ارتکاب کے بعد جب توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے، لیکن جب کوئی آدمی غیبت کرتا ہے تو اسے اس وقت تک معاف نہیں کیا جاتا جب تک وہ شخص معاف نہ کردے جس کی اس نے غیبت کی تھی''۔

□ **اپنی قوم کی عصبیت**: ایک خاتون کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ (ان کے والد کہتے ہیں) کہ: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آدمی کا اپنی قوم سے محبت کرنا عصبیت ہے؟''

آپؐ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ عصبیت یہ ہے کہ کوئی آدمی ناحق اپنی قوم کی حمایت کرے''۔

□ **عمل میں اخلاص**: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: ''میں تمھیں اپنی امت کے کچھ ایسے لوگوں کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جو قیامت کے دن میدانِ حشر میں تہامہ کے پہاڑوں کی مانند بلند، اچھے اعمال لے کر آئیں گے مگر اللہ تعالیٰ ان کا سب کیا دھرا غبار کی

طرح اُڑا دے گا''۔

حضرت ثوبانؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ! ان لوگوں کی کوئی واضح نشانی بیان فرمایئے اور ان کے طرزِ عمل کی وضاحت فرمایئے تاکہ ہم نادانستگی کی بنا پر ان جیسے نہ ہو جائیں، اور ہم ان سے بچ سکیں۔

حضورؐ نے فرمایا: ''وہ لوگ تمھارے ہی جیسے اور تمھارے بھائی ہی ہوں گے۔ وہ تمھاری طرح راتوں کو عبادت کریں گے لیکن اللہ کی مقرر کی ہوئی حدودِ حلال وحرام کی کوئی پروا نہیں کریں گے اور انھیں پامال کرتے رہیں گے''۔

□ **ہمسایے کا حق:** حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ دونوں سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت جبریلؑ ہمسایے کے بارے میں مجھے مسلسل تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ اسے وراثت میں حصّہ دار بنا دیا جائے گا''۔

□ **والدین کے حقوق و آداب:** حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: یارسولؐ اللہ! میری خدمت اور رفاقت کا سب سے بڑھ کر حق دار کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: 'تیری ماں'۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا: 'تیری ماں'۔ اس نے تیسری بار پھر یہی سوال کیا کہ پھر کون؟ حضورؐ نے فرمایا: 'تیری ماں'۔ چوتھی بار جب اس نے یہی سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: 'تیرا باپ'۔

دوسری حدیث میں یہ اضافہ ہے: ''پھر جو تجھ سے زیادہ قریب ہو وہ تیری رفاقت کا حق دار ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: ''والدین کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے''۔

صحابہؓ نے عرض کیا: ''یارسولؐ اللہ! ایسا کون ہے جو والدین کو گالی دے''۔

آپؐ نے فرمایا: ''وہ شخص ہے جو کسی کے والدین کو گالی دے اور وہ جواب میں اس کے والدین کو گالی دے۔ گویا اس نے اپنے والدین کو گالی دلائی''۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضوؐر نے فرمایا: ''باپ کی وفات کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ صلۂ رحمی سے پیش آنا اور ان سے اچھا سلوک کرنا بہت بڑی نیکی ہے''۔

حضرت انسؓ حضوؐر سے روایت کرتے ہیں کہ ''جو شخص رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت چاہتا ہے اسے چاہیے کہ صلۂ رحمی کرے''۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نیک اور

اطاعت گزار بیٹا اپنے والدین کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے''۔

صحابہؓ نے سوال کیا: اگر کوئی شخص سو بار اپنے والدین کو بنظر محبت دیکھے تو کیا پھر بھی اسی طرح ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں، ہر نظر کے بدلے حجِ مبرور کا ثواب دیا جائے گا، اللہ اکبر واطیب (اللہ بہت بڑا اور ہر عیب سے پاک ہے)''۔

□ **تعاون و رحم:** حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شوہر والی اور بے سہارا خاتون اور کسی مسکین کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے''۔ راوی کہتے ہیں کہ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا تھا: ''اور وہ اس شب زندہ دار کی مانند ہے جو راتوں کو نماز پڑھتے پڑھتے تھکتا نہ ہو، اور اس دائمی روزہ دار کی طرح ہے جو کبھی روزہ افطار نہ کرتا ہو''۔

حضرت سہل بن سعدؓ کے مطابق رسول کریمؐ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا (خواہ وہ یتیم اس کا اپنا رشتہ دار ہو یا غیر) جنت میں اس طرح ہوں گے جیسے شہادت کی اور بیچ کی انگلی (حضورؐ نے ان دونوں انگلیوں کو کھول کر اور ان میں کشادگی رکھ کر بتایا کہ جس طرح ان دونوں کے درمیان برائے نام فاصلہ ہے، اسی طرح یتیم کی کفالت کرنے والے کے درمیان اور میرے درمیان فاصلہ ہوگا)''۔

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان والوں کا تعلق دوسرے ایمان والوں کے ساتھ ایک عمارت کے اجزا کا سا ہونا چاہیے کہ وہ باہم ایک دوسرے کی مضبوطی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ پھر آپؐ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور بتایا کہ اس طرح مسلمانوں کو باہم متحد رہنا چاہیے''۔

حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا: ''جس نے مظلوم کی مدد کی، اللہ کے ہاں اس کے لیے ۷۳ مرتبہ بخشش اور مغفرت لکھ دی جاتی ہے، جن میں سے ایک مغفرت کے نتیجے میں اس کی دنیا سنور جاتی ہے اور باقی ۷۲ بخششیں روز قیامت کے لیے محفوظ رہ جاتی ہیں''۔